روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 19مارچ 2010ء 2ربیع الثانی 1431 ہجری 19/امان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 62

موت کا پیالہ

حضرت فروہ بن عمرو جذامی رضی اللہ عنہ عرب علاقوں کیلئے رومی حکومت کی طرف سے گورنر مقرر تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے خط کے نتیجہ میں اسلام قبول کرلیا اور تحائف بھی بھجوائے۔ مگر ہرقل نے انہیں قید کردیا اور لالچ دی کہ اگر اسلام چھوڑ دو تو حکومت واپس مل جائے گی مگر انہوں نے انکار کردیا۔ چنانچہ ان کو قتل کرنے کے بعد ان کی نعش کو صلیب پر لٹکا دیا گیا۔

﴿السیرۃ الحلبیہ جلد3 صفحہ 229۔ مکتبہ اسلامیہ بیروت﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۵۷۔ نشان۔ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی (۔) بھی میری سچائی پر ایک نشان ہے کیونکہ جب سے خدا نے دنیا کی بنیاد ڈالی ہے کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ کوئی شخص دیدہ دانستہ ایک جھوٹے مکّار مفتری کے لئے اپنی جان دے اور اپنی بیوی کو بیوہ ہونے کی مصیبت میں ڈالے اور اپنے بچوں کا یتیم ہونا پسند کرے اور اپنے لئے سنگساری کی موت قبول کرے یوں تو صدہا آدمی ظلم کے طور پر قتل کئے جاتے ہیں مگر مَیں جو اِس جگہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی (۔) کو ایک عظیم الشان نشان قرار دیتا ہوں وہ اِس وجہ سے نہیں کہ ظلم سے قتل کئے گئے اور (۔) کئے گئے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ (۔) ہونے کے وقت انہوں نے وہ استقامت دکھائی کہ اس سے بڑھ کر کوئی کرامت نہیں ہو سکتی۔ .... کہتے ہیں کہ اُن کی اِس استقامت کو دیکھ کر صدہا آدمیوں کے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور اُن کے دل کانپ اُٹھے کہ یہ کیسا مضبوط ایمان ہے ایسا ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور بہتوں نے کہا کہ اگر وہ شخص جس سے بیعت کی گئی ہے خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو صاحبزادہ عبداللطیف یہ استقامت ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ تب اس مظلوم کو پتھروں کے ساتھ (۔) کیا گیا اور اُس نے آہ نہ کی اور چالیس ۴۰ دن اُن کی لاش پتھروں میں پڑی رہی اور آخری مقولہ اُن کا یہ تھا کہ میں چھ ٦ دن سے زیادہ مُردہ نہیں رہوں گا تب امیر نے ان کی سنگساری کی جگہ پر ایک پہرہ بٹھا دیا کہ شاید یہ بھی فریب ہوگا مگر اس مقولہ سے ان کی مُراد یہ تھی کہ چھ ٦ دن تک میری روح ایک نئے جسم کے ساتھ آسمان پر اُٹھائی جائے گی۔

اب ایمان اور انصاف سے سوچنا چاہئے کہ جس سلسلہ کا تمام مدار مکر اور فریب اور جھوٹ اور افترا پر ہو کیا اس سلسلہ کے لوگ ایسی استقامت اور شجاعت دکھلا سکتے ہیں؟ کہ اس راہ میں پتھروں سے کچلا جانا قبول کریں اور اپنے بچوں اور بیوی کی کچھ بھی پروا نہ کریں اور ایسی مردانگی کے ساتھ جان دیں اور بار بار رہائی کا وعدہ بشرط فسخ بیعت دیا جاوے مگر اِس راہ کو نہ چھوڑیں۔ اِسی طرح شیخ عبدالرحمٰن بھی کابل میں ذبح کیا گیا اور دم نہ مارا اور یہ نہ کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں بیعت کو توڑتا ہوں اور یہی .... سچے امام کی نشانی ہے کہ جب کسی کو اس کی پوری معرفت حاصل ہو جاتی ہے اور ایمانی شیرینی دل وجان میں رچ جاتی ہے تو ایسے لوگ اس راہ میں مرنے سے نہیں ڈرتے۔ .... سو خدا کا شکر ہے کہ مخلصین کی ایک بھاری جماعت میرے ساتھ ہے اور ہر ایک اُن میں سے میرے لئے ایک نشان ہے یہ میرے خدا کا فضل ہے۔

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 359﴾

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

- مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن معائنہ آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور
- مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائناکالوجسٹ معائنہ بیگم زبیدہ بانی ونگ

دونوں ڈاکٹرز صاحبان مورخہ 21 مارچ 2010ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین دونوں ڈاکٹرز صاحبان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

﴿ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ﴾

میڈیکل سیمینار

مکرم ڈاکٹر مظفر احمد چوہدری صاحب (یورولوجسٹ) ماہر امراض گردہ و مثانہ یو۔کے سے تشریف لائے ہوئے ہیں اور وہ فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ و علاج معالجہ کر رہے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف مورخہ 20 مارچ 2010ء کو شام 4:45 بجے سیمینار ہال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل موضوعات پر لیکچر دیں گے۔

☆ مردوں میں پراسٹریٹ کی بیماریاں
☆ پیشاب میں خون آنا۔
☆ بچوں کا بستر پر پیشاب کرنا

ان بیماریوں کی وجوہات اور علاج

احباب وخواتین سے درخواست ہے کہ وہ اس لیکچر سے استفادہ کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں اور دعوت نامہ حاصل کرلیں۔

﴿ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ﴾

مشعل راہ

اپنی نسلوں میں نظام جماعت کا احترام پیدا کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

بعض اور بھی شکایات ہیں۔ بعض جگہ سے شکایت آ جاتی ہے کہ ہم نے اپنے حالات کی وجہ سے امداد کی درخواست کی جو مرکز سے مقامی جماعت میں تحقیق کے لئے آئی تو صدر جماعت بڑے غصے میں آئے اور کہا کہ تم نے براہ راست درخواست کیوں دی، ہمارے ذریعہ کیوں نہ بھجوائی۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ ہم نے تو ان سے معافی مانگ لی، دوبارہ ان کے ذریعہ سے درخواست بھجوائی گئی اور ایک لمبا عرصہ گزر گیا ہے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور پتہ بھی نہیں لگا۔ جو ہماری ضرورت تھی وہ اسی طرح قائم ہے۔ ایک تو ڈانٹ ڈپٹ کی گئی، بے عزتی کر کے معافی منگوائی گئی، دوبارہ درخواست لکھوائی اور پھر کارروائی بھی نہیں کی۔ اگر کسی عہدیدار نے یا صدر جماعت نے یہ سمجھ کر کہ یہ درخواست لکھنے والا یا درخواست دہندہ اس قابل نہیں ہے کہ اس کی امداد کی جائے، ایسے لوگوں کو پیار سے بھی سمجھایا جا سکتا ہے۔ اور پھر اگر مدد نہیں کرنی تھی تو درخواست دوبارہ لکھوانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ تو یہ چیزیں ایسی ہیں کہ بلاوجہ عہدیدار کے لئے لوگوں کے دلوں میں بے چینی پیدا کرتی ہیں۔ ان چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ امراء ہوں، صدران ہوں، ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ وہ خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر جماعتوں میں متعین کئے گئے ہیں اور اس لحاظ سے انہیں ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن مرہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو امام حاجتمندوں، ناداروں اور غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات وغیرہ کے لئے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب فی امام الرعیة)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سننے کے بعد حضرت معاویہ نے ایک شخص کو مقرر کر دیا کہ لوگوں کی ضروریات اور مشکلات کا مداوا کیا کرے اور ان کی ضرورتیں پوری کرے۔ تو جماعتی نظام جو ہے وہ اسی لئے مقرر کیا گیا ہے۔

پھر حضرت معاذؓ بن جبل بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو۔ یہ نیکی بدی کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

(ترمذی ابواب البر والصلة باب فی معاشرة الناس)

ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰؓ اور معاذؓ بن جبل کو یمن کی طرف والی بنا کر بھیجا۔ آپؐ نے ہر ایک کو ایک ایک حصہ کا والی مقرر کر کے بھیجا (یمن کے دو حصے تھے)۔ پھر فرمایا: آسانی پیدا کرنا، مشکلیں پیدا نہ کرنا۔ محبت و خوشی پھیلانا اور نفرت نہ پنپنے دینا۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب بعث ابی موسیٰ و معاذ الی الیمن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اس کوٹھڑی میں فرمایا: یا اللہ! جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کرنا اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی اس سے نرمی فرمانا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضیلة الامام العادل.........)

اصل میں تو امراء، صدران، عہدیداران یا کارکنان جو بھی ہیں ان کا اصل کام تو یہ ہے کہ اپنے اندر بھی اور لوگوں میں بھی نظام جماعت کا احترام پیدا کیا جائے۔ اور اسی طرح جماعت کے تمام افراد کا بھی یہی کام ہے کہ اپنے اندر بھی اور اپنی نسلوں میں بھی جماعت کا احترام پیدا کریں۔ نظام جماعت کا احترام پیدا کریں۔

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2004ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 569

شافع محشر کا دردانگیز خطاب ''خاک نشینوں'' سے

علامہ زمخشری (1071ء - 1143ء) صاحب کشاف کی کتاب ربیع الابرار میں منقول ایک عبرتناک حدیث کا ترجمہ:-

کس کس کو خاک میں نہ فلک نے ملا دیا
نوشیرواں کا ہے نہ پتہ یزدجر کا

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مقبرہ سے گزر ہوا۔ سرور دو عالم نے بلند آواز میں آغوش لحد میں سونے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا

یا اہل قبور۔ کیا میں تمہیں یہ خبر نہ دوں کہ تمہارے دنیائے فانی کوچ کر جانے کے بعد کیا بیتی؟؟ تمہاری بیویاں دوسروں کے عقد میں چلی گئیں۔ تمہاری رہائش گاہیں فروخت کر دی گئیں اور جائیدادیں بانٹ لی گئیں۔ اب تم مجھے بتاؤ تو سہی کس چیز نے تمہاری مدد کی۔

رسول اللہؐ نے ازاں بعد فرمایا کاش اہل قبور کو جواب دینے کا اذن ہوتا تو برملا کہتے کہ **ہم نے صرف تقویٰ ہی کو بہترین زادِ راہ پایا۔**

(ترجمہ کتاب ''خطب مصطفیٰ'' صفحہ 246 مرتب السید محمد خلیل الخطیب ناشر دارالاءمقام مصر۔ اشاعت 1983ء)

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

محبوب خدا کی آخری بیقرار تمنا

جناب سید سلیمان ندوی کے قلم سے

بعض شیریں بیان واعظ شاعرانہ پیرایہ میں اپنے ''خداوند'' کی ربانی محبت اور الٰہی عشق کا تذکرہ کرتے ہیں۔ مگر ان ہی کے مقولہ کے مطابق کہ ''درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔'' اس پاک عشق و محبت کا کیا اثر ان کی زندگی میں نمایاں تھا؟ عرب کے دعوے دار محبت کی سیرت پڑھو، راتیں گزرتی ہیں، دنیا سوتی ہے اور اس کی آنکھیں جاگتی ہیں، ہاتھ خدا تعالیٰ کے آگے پھیلے ہیں، زبان ترانۂ حمد گا رہی ہے، دل پہلو میں بے تاب تڑپ رہا ہے اور آنکھوں سے آنسوؤں کے تار جاری ہیں، کیا محبت کی یہ تصویر ہے یا وہ؟

حضرت عیسیٰؑ سولی پر چڑھتے ہیں تو بے تابانہ زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہیں:

ایلی ایلی لما سبقتنی ''اے میرے خداوند! اے میرے خداوند! تُو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا؟''

لیکن محمدؐ رسول اللہ جب موت کے بستر پر ہوتے ہیں اور زندگی کی آخری سانسیں لیتے ہوتے ہیں تو زبان پر یہ کلمہ ہوتا ہے: اللھم الرفیق الاعلیٰ ''اے میرے خداوند! اے میرے بہترین ساتھی!''

ان دونوں فقروں میں سے کس میں محبت کا ذائقہ، عشق کی چاشنی اور ربانی سکینت کا لطف ہے۔

(خطبات مدراس صفحہ 127)

محمدؐ مصطفیٰ ہے، مجتبیٰ ہے
محمدؐ مہ لقا ہے دلربا ہے
محمدؐ جامع حسن و شمائل
محمدؐ محسن ارض و سماء ہے
کمالات نبوت کا خزانہ
اگر پوچھو تو ختم الانبیاء ہے

(بخارِ دل ص 95)

اکمل و اتم تعلق باللہ کی قطعی علامت

آج سے ایک صدی پیشتر سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنے عمر بھر کے روحانی تجربات و مشاہدات اور باطنی انوار کی بناء پر تحریر فرمایا

''خدائے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اس کی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے.........اور بسا اوقات اور اکثر اور اغلب طور پر وہ کلام کسی زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی پیشگوئیوں کا حلقہ نہایت وسیع اور عالمگیر ہوتا ہے اور وہ پیشگوئیاں کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت بے نظیر ہوتی ہیں کوئی ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتا اور ہیبت الٰہی ان میں بھری ہوئی ہوتی ہے اور قدرت تامہ کی وجہ سے **خدا کا چہرہ ان میں نظر آتا ہے''۔**

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلاوے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 17)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت مصعب بن عمیرؓ مبلغ اسلام

حلیہ و خاندان

درمیانہ قد، حسین نقش، گورا رنگ، روشن چہرہ، دراز زلفیں، چہرہ سے ملاحت اور ملائمت عیاں۔ یہ نوجوان رعنا خاندان قریش کے خوبرو چشم و چراغ مصعب بن عمیرؓ ہیں۔ نسب تیسری پشت میں نبی کریم ﷺ سے جاملتا ہے۔ والدہ حناس بنت مالک مکہ کی مالدار خاتون تھیں۔ انہوں نے مصعبؓ کی پرورش بہت ناز و نعمت سے کی۔ آپ بہترین پوشاک اور اعلیٰ لباس پہنتے۔ مکہ کی اعلیٰ درجہ کی خوشبو استعمال کرتے اور حضرم کے علاقہ کا بنا ہوا مشہور جوتا منگوا کر پہنتے تھے۔

(اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 368)

آنحضرت ﷺ مصعبؓ بن عمیر کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے مصعبؓ سے زیادہ حسین و جمیل اور ناز و نعمت اور آسائش میں پروردہ کوئی شخص نہیں دیکھا۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 116)

اسلام میں سبقت لے جانے کے لحاظ سے آپ کا شمار صاحب فضیلت صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ مدینہ میں پہلی بار اسلام کا پیغام پہنچانے اور وہاں دعوت و تبلیغ کے ذریعہ انصار مدینہ کو منظّم کرنے کی تاریخی سعادت آپ کے حصہ میں آئی۔ حبشہ و مدینہ دو ہجرتوں کی توفیق پائی۔ بدر واحد میں اسلام کے علم بردار ہونے کا اعزاز پایا۔ (اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 368)

قبول اسلام اور آزمائش

آغاز اسلام میں جب آنحضرت ﷺ دارارقم میں تھے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے عین عالم جوانی میں بعمر 27 سال اسلام قبول کیا۔ مگر ابتداء اپنی والدہ اور قوم کی مخالفت کے اندیشہ سے اسے مخفی رکھا۔

(الاصابہ جز 6 صفحہ 101)

چھپ چھپا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ ایک دفعہ عثمان بن طلحہ (کلید بردار کعبہ) نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے گھر والوں کو خبر کردی۔ والدین نے ان کو قید کردیا۔ بڑی مشکل سے بھاگ کر قید سے چھٹکارا حاصل کیا اور ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد جب بعض مہاجرین حبشہ بہتر حالات کی افواہیں سن کر مکے میں واپس آئے تو ان میں مصعب بن عمیرؓ بھی تھے۔ اگرچہ غریب الوطنی، سفر کی صعوبتوں اور مصائب و آلام نے ناز و نعم کے پروردہ اس حسین و جمیل شہزادے کی رعنائیاں چھین لی تھیں۔ پھر بھی صبر و استقامت کے پیکر مصعبؓ اسلام پر پختگی سے قائم تھے۔ ماں نے لخت جگر کی حالت زار دیکھی تو مامتا تڑپ اٹھی۔ اس نے آئندہ سے مخالفت ترک کردی اور بیٹے کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 116)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ مصعب بن عمیرؓ کو میں نے آسائش کے زمانہ میں بھی دیکھا اور مسلمان ہونے کے بعد بھی، راہ مولیٰ میں آپ نے اتنے سارے دکھ جھیلے کہ میں نے دیکھا آپ کے جسم سے جلد اس طرح اترنے لگی تھی جیسے سانپ کی کینچلی اترتی اور نئی جلد آتی ہے۔

(اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 370)

ایک دن ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰؐ نے دیکھا مصعبؓ بن عمیر اس حال زار میں آپ کی مجلس میں آئے کہ پیوند شدہ کپڑوں میں ٹاکیاں بھی چمڑے کی لگی ہیں۔ صحابہؓ نے دیکھا تو سر جھکا لئے کہ وہ بھی مصعبؓ کی کوئی مدد کرنے سے معذور تھے۔ مصعبؓ نے آکر سلام کیا۔ آنحضرتؐ نے دلی محبت سے وعلیکم السلام کہا اور اس امیر کبیر نوجوان کی آسائش کا زمانہ یاد کر کے آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ پھر مصعبؓ کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ’’الحمدللہ دنیاداروں کو ان کی دنیا نصیب ہو۔ میں نے مصعبؓ کو اس زمانے میں بھی دیکھا ہے جب شہر مکہ میں ان سے بڑھ کر صاحب ثروت و نعمت کوئی نہ تھا۔ یہ ماں باپ کی عزیز ترین اولاد تھی اسے کھانے پینے کی ہر اعلیٰ نعمت وافر میسر تھی۔ مگر خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت و نصرت نے اسے آج اس حال تک پہنچایا ہے اور اس نے وہ سب کچھ خدا اور اس کی رضا کی خاطر چھوڑ دیا۔ پھر خدا نے اس کے چہرہ کو نور عطا کیا ہے‘‘۔

(ابن سعد جلد 3 صفحہ 117 و منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص 267)

پھر آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا ’’تمہارا کیا حال ہوگا جب صبح و شام تمہیں نئی پوشاک عطا ہوگی اور تمہارے سامنے ایک کے بعد کھانے کا دوسرا طشت رکھا جائیگا اور گھروں میں پردے لٹکے ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہ کیا ہی اچھا وقت ہوگا۔ ہم عبادت کے لئے تو فارغ ہوں گے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا ’’نہیں تم آج جس حال پر ہو وہ زیادہ بہتر ہے اور زیادہ اجر و ثواب کا موجب ہے‘‘۔ (اصابہ جلد 3 صفحہ 315)

مدینہ میں کامیاب دعوت الی اللہ

11 نبوی کے موسم حج میں رسول خدا ﷺ کا تعارف دعوت الی اللہ کے دوران مدینہ کے قبائل اوس و خزرج سے ہوا اور عقبہ مقام پر ان میں سے بارہ افراد نے آپ کی بیعت بھی کی جو بیعت اولیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ جب یہ لوگ مدینہ واپس جانے لگے تو ان کی تعلیم و تربیت اور مدینہ میں دعوت اسلام کی مہم جاری کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے مصعب بن عمیرؓ کو ساتھ بھجوایا۔

(ابن ہشام جلد 2 صفحہ 187-186 مع الروض الانف)

ابن سعد کے مطابق اہل مدینہ کے نومسلموں کے مطالبہ پر دینی تعلیم کے لئے حضرت مصعبؓ کو بعد میں بھجوایا گیا۔ بہرحال حضرت مصعبؓ وہاں پہنچ کر مدینہ کے سردار اسعد بن زرارہؓ کے گھر قیام کیا۔ مدینہ جاتے ہی تعلیم القرآن کا سلسلہ شروع کیا اور مقری یعنی استاد کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ نمازوں میں امامت کے فرائض بھی انجام دینے لگے۔

(ابن سعد جلد 3 صفحہ 118، ابن ہشام جلد 1 صفحہ 185، اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 370)

مدینہ میں باقاعدہ نماز جمعہ جاری کرنے کی تاریخی سعادت بھی حضرت مصعبؓ کے حصے میں آئی۔ آپ نے نبی کریمؐ کی خدمت میں لکھا کہ اگر رسول اللہ ﷺ اجازت عطا فرمائیں تو مدینہ میں نماز جمعہ شروع کردی جائے۔ آنحضرت ﷺ نے اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس روز یہودی اپنے سبت کا اعلان کرتے ہیں۔ اس روز سورج کے ڈھلنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کر کے خطبہ جمعہ دیا کرو۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے مدینہ میں نماز جمعہ کا آغاز کردیا۔

حضرت سعد بن خیثمہؓ کے گھر جو پہلا جمعہ پڑھا گیا۔ اس میں مدینہ کے بارہ افراد شامل ہوئے۔ اسلام کے اس پہلے جمعہ کے موقعہ پر مسلمانوں نے خوشی میں ایک بکری ذبح کی اور یوں جمعہ میں شامل اپنے بھائیوں کی ضیافت کا بھی اہتمام کیا۔

(ابن سعد جلد 3 صفحہ 118)

حضرت مصعبؓ نے اسلام کے پہلے مبلغ کے طور پر بھی تبلیغ کا حق خوب ادا کیا۔ آپ نے دعوت الی اللہ کے جذبہ سے سرشار ہوکر کمال محنت، اخلاص اور حکمت و محبت کے ساتھ مدینہ کے اجنبی لوگوں سے رابطہ اور اثر و رسوخ پیدا کر کے انہیں اسلام سے روشناس کرایا اور تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ کے ہر گھر میں اسلام کا بیج بو دیا۔ ایک کامیاب داعی الی اللہ کے طور پر ان کا کردار یقیناً آج بھی ہمارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔ آپ نے بالکل اجنبی شہر مدینہ میں تبلیغ کا آغاز اس طرح کیا کہ اپنے میزبان حضرت اسعد بن زرارہؓ کو ساتھ لے کر انصار کے مختلف محلوں میں جانے لگے۔ وہاں وہ مسلمانوں اور ان کے عزیزوں کے ساتھ مجلس کرتے انہیں تعلیم دین دیتے اور وہاں آنے والوں کو اسلام کا پیغام پہنچاتے۔ مگر جب لوگوں میں اسلام کا چرچا ہونے لگا تو ایک محلّہ کے سردار سعد بن معاذؓ اور اسید بن حضیرؓ نے ان دونوں داعیان الی اللہ کو اس نئے دین سے باز رکھنے کا فیصلہ کیا۔ جس کے بعد اسید بن حضیرؓ مصعبؓ کی مجلس میں نیزہ تھامے داخل ہوئے۔ اسعد بن زرارہؓ نے یہ دیکھتے ہی مصعبؓ سے سرگوشی کی کہ یہ اپنی قوم کا سردار آتا ہے اسے آج خوب تبلیغ کرنا۔ مصعبؓ بولے کہ اگر یہ چند لمحے بیٹھ کر بات سننے پر آمادہ ہوجائے تو میں ضرور اس سے بات کروں گا۔ ادھر اسیدؓ بن حضیر سخت کلامی کرتے ہوئے آگے بڑھے اور کہا کہ جان کی امان چاہتے ہو تو آئندہ سے ہمارے کمزوروں کو آکر بے وقوف بنانے کا یہ طریقہ واردات ختم کرو۔

حضرت مصعبؓ نے نہایت محبت سے کہا کیا آپ ذرا بیٹھ کر ہماری بات سنیں گے؟ اگر تو آپ کو بات بھلی لگے تو مان لیجئے اور بری لگے تو بے شک اس سے گریز کریں۔ اُسید منصف مزاج آدمی تھے، بولے بات تو تمہاری درست ہے۔ اور پھر نیزہ وہیں گاڑ کر بیٹھ گئے۔ حضرت مصعبؓ نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا اور ان تک پیغام حق پہنچایا۔ قرآن کی سچی تعلیم سن کر اُسید بے اختیار کہہ اٹھے کہ یہ کیسا خوبصورت کلام ہے! اچھا یہ بتاؤ اس دین میں داخل ہونے کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے؟ اسعدؓ اور مصعبؓ نے انہیں بتایا کہ نہا دھو کر اور صاف لباس پہن کر حق کی گواہی دو پھر نماز پڑھو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اُسید خود ہی کہنے لگے کہ میرا ایک اور بھی ساتھی ہے۔ یعنی سعد بن معاذ، اگر وہ مسلمان ہوجائے تو اس کی ساری قوم سے ایک شخص بھی قبول اسلام سے پیچھے نہیں رہے گا۔ اور میں ابھی اسے تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ اور انہوں نے سعد کو نہایت حکمت کے ساتھ مصعبؓ کے پاس بھیجا۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر نے ان کو بھی نہایت محبت اور شیریں گفتگو سے رام کرلیا۔ انہیں قرآن سنا کر اسلام کا پیغام پہنچایا۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ بلاشبہ یہ دن مدینہ میں اسلام کی فتح کی بنیاد رکھنے والا دن تھا۔ جس روز ایسے عظیم الشان بااثر سرداروں نے اسلام قبول کیا جنہوں نے اپنی قوم کو یہ کہہ دیا میرا کلام کرنا تم سے حرام ہے جب تک مسلمان نہ ہوجاؤ۔ اس طرح عبدالاشہل کا سارا قبیلہ مسلمان ہوگیا۔ (ابن ہشام جلد 3 صفحہ 153)

اور یوں مدینہ کے گھرانوں میں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔

حضرت مصعبؓ نے ایک سال تک مدینہ میں اشاعت اسلام کے لئے خوب سرگرمی سے کام کیا اور دعوت الی اللہ کے شیریں پھل آپ کو عطا ہوئے چنانچہ اگلے سال سن 12 نبوی میں حج کے موقع پر آپ مدینہ سے 75 انصار کا وفد لے کر مکہ روانہ ہوئے۔ حضرت اسعدؓ بن زرارہ بھی ساتھ تھے۔ اس وفد کی رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا انتظام بھی عقبہ مقام پر کیا گیا۔ جہاں اس وفد نے آپؐ کی بیعت کی جو بیعت عقبہ ثانیہ کے نام سے مشہور ہے۔

محبت رسول ﷺ اور استقامت

اس سفر میں حضرت مصعبؓ کی محبت رسولؐ کا

ایک عجب نمونہ دیکھنے میں آیا۔ آپؓ مکہ پہنچتے ہی اپنی والدہ کے گھر (جو مخالفت چھوڑ چکی تھیں) جانے کی بجائے سیدھے نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں وہاں کے حالات عرض کئے اور مدینہ میں سرعت کے ساتھ اسلام پھیلنے کی تفصیلی مساعی کی رپورٹ دی۔ آنحضرتؐ ان کی خوشکن مساعی کی تفاصیل سن کر بہت خوش ہوئے۔

ادھر مصعبؓ کی والدہ کو پتہ چلا کہ مصعبؓ مکہ آئے ہیں اور پہلے انہیں آکر ملنے کے بجائے رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے ہیں تو انہوں نے بیٹے کو پیغام بھجوایا کہ او بے وفا! تو میرے شہر میں آکر پہلے مجھے نہیں ملا۔ عاشق رسول ﷺ حضرت مصعبؓ کا جواب بھی کیسا خوبصورت تھا کہ اے میری ماں! میں مکہ میں نبی کریم ﷺ سے پہلے کسی کو ملنا گوارا نہیں کرسکتا۔

(ابن سعد جلد 3 صفحہ 120)

آنحضرت ﷺ سے ملاقات کے بعد والدہ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے پھر مصعبؓ کو صابی مذہب کا طعنہ دے کر راہ راست سے ہٹانے کی کوشش کی۔ حضرت مصعبؓ نے سمجھایا کہ میں خدا اور رسول کے دین پر ہوں جسے خدا نے اپنے اور اپنے رسول کیلئے پسند کیا ہے۔ والدہ نے محبت و پیار کے واسطے دیکر کہا کہ "تمہیں کیا معلوم کہ میں نے تمہاری جدائی میں کتنے دکھ اٹھائے۔ جب تم حبشہ گئے تو ایک دفعہ اس وقت میں نے تمہاری خاطر بین کئے اور دوسری مرتبہ تمہارے یثرب جانے پر ماتم کیا مگر تم ذرا احسان شناسی سے کام نہیں لیتے"۔ مصعبؓ نے کہا کہ "ماں! میں اپنے دین کو تو کسی حالت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ جتنا مرضی مجھے آزما لو"۔ والدہ نے قید و بند کی دھمکی دی تو اب کے مصعبؓ نے بھی ذرا سختی سے جواب دیا کہ "وہ کسی دھمکی میں نہیں آئیں گے"، مجبور ہو کر والدہ رونے لگیں اور کہا جاؤ بیٹے تمہاری مرضی! مصعبؓ کا دل بھی پسیج گیا انہوں نے بہت پیار سے سمجھایا کہ "اے میری ماں! میں آپ کا سچا ہمدرد ہوں اور مجھے آپ سے بے حد محبت ہے۔ میری دلی خواہش اور تمنا ہے کہ آپ اسلام قبول کرلیں میری یہ آرزو پوری کردیں اور خدا کے ایک ہونے اور محمد رسول اللہ ﷺ کو اس کا رسول ہونے کی گواہی دے دیں۔"

مصعبؓ کی ماں نے کہا "ستاروں کی قسم میں تمہارے دین میں ہرگز داخل نہ ہونگی۔ کیا آباؤ اجداد کا دین چھوڑ دوں؟ اور سب لوگ مجھے پاگل کہیں؟ بس جاؤ تمہیں تمہارے حال پر چھوڑا اور میں اپنے دین پر قائم ہوں۔" (ابن سعد جلد 3 صفحہ 120)

آہ! مصعبؓ کے لئے کتنی کڑی تھی یہ آزمائش مگر انہوں نے بھی خوب استقامت دکھائی آخر چند ماہ آنحضرت ﷺ کی صحبت میں گزارنے کے بعد حضرت مصعبؓ 12 نبوی میں مدینہ واپس لوٹے۔ مدینہ پہنچ کر آپ پھر اپنی دینی اور تبلیغی سرگرمیوں میں ہمہ تن مصروف ہوگئے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے مدینہ کو دارالہجرت کے طور پر رسول خدا کے لئے تیار کیا۔

یہاں تک کہ اگلے سال نبی کریمؐ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ تو مصعبؓ کی دلی تمنائیں پوری ہوئیں۔

بہادری اور شجاعت

دشمنان اسلام نے مدینہ میں بھی مسلمانوں کو چین کا سانس نہ لینے دیا اور جلد ہی بدر کا معرکہ پیش آیا۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو یہ شاندار اور اعلیٰ اعزاز بخشا کہ مہاجرین کا بڑا جھنڈا انہیں کو عطا فرمایا۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 120)

غزوہ احد میں بھی نہ صرف صاحب لواء (علمبردار اسلام) ہونیکی سعادت ان کے حصے میں آئی بلکہ نہایت دلیری اور بہادری سے جان کی بازی لگا کر انہوں نے اسلامی جھنڈے اور نبی کریم ﷺ کی حفاظت کی شاندار مثال قائم کر دکھائی جو تاریخ اسلام میں ہمیشہ سنہری حروف میں لکھی جاتی رہے گی۔ جب احد میں کفار مکہ کے دوبارہ غیر متوقع حملہ کے دوران مسلمانوں کو پسپا ہونا پڑا تو اسلامی علمبردار مصعب بن عمیرؓ دشمن کے تابڑ توڑ حملوں کے مقابل پر میدان جنگ میں اسلامی علم تھامے ہوئے ڈٹ گئے۔ ابن اسحاق کے بیان کے مطابق وہ، رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کرتے ہوئے آپؐ کے آگے پیچھے لڑ رہے تھے کہ عبداللہ بن قمیہ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ ابن قمیہ کے حملہ سے آنحضرت ﷺ بھی گر گئے تو وہ سمجھا کہ آنحضرت ﷺ کو شہید کر دیا گیا ہے اور اس کا اعلان کر کے اس نے یہ خبر میدان احد میں مشہور کر دی۔

(ابن ہشام جلد 3 صفحہ 153)

علم اسلام کی حفاظت

ابن سعد نے مصعبؓ کی شہادت کی مزید تفصیل اس طرح دی ہے کہ عبداللہ بن قمیہ نے جو گھوڑے پر سوار تھا حملہ آور ہو کر آپ کے بازو پر (جس سے آپ نے جھنڈا تھام رکھا تھا) ایسا وار کیا کہ اسے کاٹ کر رکھ دیا۔ مصعبؓ نے بازو کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جھنڈا بائیں ہاتھ سے تھام لیا۔ ابن قمیہ نے بائیں ہاتھ پر وار کر کے اسے بھی کاٹ ڈالا تو اس شیر خدا نے دونوں ٹنڈے بازوؤں سے اسلامی پرچم کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ اور اسے سرنگوں نہیں ہونے دیا اور بآواز بلند اس آیت کی تلاوت کرنے لگے...... (آل عمران 145)

(ترجمہ) محمدؐ ایک رسول ہیں اور آپ سے پہلے سب رسول فوت ہوگئے ہیں۔ اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو تم میں سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبر مشہور ہو جانے کے بعد جب مسلمان سراسیمگی کے عالم میں تھے اور مارے غم کے انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ بعض گھبرا کر اور بددل ہو کر پیچھے بھی ہٹے۔ اس وقت مصعبؓ کا یہ آیت پڑھتے ہوئے جان قربان کر دینا آپ کی کمال بہادری اور شجاعت ظاہر کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں آپ اپنے آخری سانسوں میں بھی انس بن نضرؓ جیسے صحابہ کی طرح مسلمانوں کو یہ پیغام دے رہے تھے کہ اگر نبی کریمؐ شہید بھی ہوگئے ہیں تو محض گھبرانے یا پیچھے ہٹنے سے کیا حاصل؟ آگے بڑھو اور اسی راہ میں اپنی جانیں نچھاور کردو جس راہ میں ہمارا آقا اپنی جان قربان کر گیا۔ خود مصعبؓ نے اپنی جان کی قربانی پیش کر کے اس پیغام کو عملاً بھی سچا کر دکھایا۔

مصعبؓ کے دونوں ہاتھ قلم ہوگئے دیکھ کر اور انہیں مقابلہ سے عاجز پا کر عبداللہ بن قمیہ گھوڑے سے اتر آیا۔ تیسری مرتبہ اپنے نیزہ کے ساتھ آپؓ پر پوری قوت سے حملہ آور ہوا۔ نیزہ آپؓ کے بدن کے پار ہو کر ٹوٹ گیا ساتھ ہی مصعبؓ بھی گر پڑے اسلامی جھنڈا گرنے کو تھا کہ لپک کر آپ کے بھائی ابوالروم بن عمیرؓ اور سویبط بن سعدؓ نے پکڑ لیا اور یوں حضرت مصعبؓ نے میدان احد میں آخری دم تک اسلامی جھنڈا کی حفاظت کرتے ہوئے جان دے دی۔

(ابن سعد جلد 3 صفحہ 120)

ابن اسحاق میں یہ روایت بھی ہے کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت پر نبی کریم ﷺ نے جھنڈا حضرت علیؓ کو دیا۔ بوقت شہادت حضرت مصعبؓ کی عمر چالیس سال تھی۔

(ابن ہشام مع الروض الانف جلد 3 صفحہ 153، اکمال فی اسماء الرجال ذکر مصعب بن عمیرؓ)

وفاء عہد

اسلامی جھنڈے کا حق ادا کرنیوالا اور اپنے مسلمان ساتھیوں کو استقامت اور ثبات قدم کی آخری وصیت کرنیوالا یہ مجاہد اپنی شہادت کے وقت بھی پشت کے بل نہیں بلکہ چہرہ کے بل گرا۔ اور رسول اللہؐ جب ان کی نعش کے پاس پہنچے تو وہ چہرہ کے بل پڑے تھے۔ گویا دم واپسیں بھی اپنے مولیٰ کی رضاء پر راضی اور سجدہ ریز۔ رسول اللہؐ نے ان کی نعش کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت فرمائی...... (الاحزاب 24)

(ترجمہ) ان مومنوں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پورا کر دیا (یعنی لڑتے لڑتے مارے گئے) اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں اور اپنے ارادہ میں کوئی تزلزل انہوں نے نہیں آنے دیا۔

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے اپنے اس عاشق صادق کو مخاطب کر کے فرمایا "اے مصعب! خدا کا رسول تم پر گواہ ہے (کہ واقعی تم اس آیت کے مصداق اور ان مردان وفا میں سے ہو جنہوں نے اپنے وعدے پورے کر دکھائے) اور روز قیامت تم دوسروں پر گواہ بنائے جاؤ گے"۔ پھر آپؐ نے اپنے علمبردار حضرت مصعبؓ کو اس آخری ملاقات میں ایک اور اعزاز بھی بخشا۔ صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:۔

"اے میرے صحابہؓ! مصعب کی نعش کے پاس آ کر اس کی زیارت کر لو اور اس پر سلام بھیجو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روز قیامت تک جو بھی ان پر سلام کرے گا یہ اس کے سلام کا جواب دیں گے"۔ (اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 370)

اے مصعب بن عمیرؓ! تجھ پر سلام اے مبلغ اسلام اور اسلامی جھنڈے کے وفا شعار محافظ تجھ پر ہزاروں سلام۔

شہید احد، ماں باپ کے نازو نعم کے پالے مصعبؓ کا اس عالم بے ثبات سے رخصتی کا منظر بھی دیدنی تھا۔ مکہ میں بہترین لباس زیب تن کرنیوالے مصعبؓ کو آخری دم پورا کفن بھی میسر نہیں آیا۔

فتوحات کے بعد جب مسلمانوں کو مالی کشائش اور فراخی عطا ہوئی صحابہ رسولؐ مصعبؓ کی قربانیوں اور اپنی اس بے چارگی کا عالم یاد کر کے اکثر رو پڑتے تھے کہ ہم اپنے بھائی مصعبؓ کو پورا کفن بھی مہیا نہ کر سکے تھے۔ چنانچہ حضرت خبابؓ کہا کرتے تھے کہ ہم نے نبی کریمؐ کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر ہجرت کی اور ہمارا اجر اللہ کے ذمہ ہو گیا۔ مگر ہم میں سے بعض فوت ہو گئے اور انہوں نے اس اجر سے دنیا میں کوئی حصہ نہیں پایا۔ ان میں ایک مصعب بن عمیرؓ بھی تھے جو احد کے دن شہید ہوئے اور ہمیں ان کے کفن کے لئے سوائے ایک چادر کے کچھ میسر نہ آیا۔ اور چادر بھی اتنی مختصر کہ اس سے مصعبؓ کا سر ڈھانکتے تو پاؤں نظر آنے لگتے اور پاؤں ڈھانکتے تو چہرہ ننگا رہتا۔ چنانچہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ سر ڈھانک دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال کر انہیں دفن کیا۔

(بخاری کتاب الجنائز و کتاب المغازی)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے سامنے ایک دفعہ جب روزہ کی افطاری کے وقت اعلیٰ قسم کا کھانا پیش کیا گیا۔ (شاید انہیں مسلمانوں کی کم مائیگی کا وہی وقت یاد آ گیا) تو کہنے لگے مصعب بن عمیرؓ شہید ہوئے وہ مجھ سے بدرجہا بہتر تھے۔ مگر ان کے کفن کیلئے صرف ایک چادر میسر آئی۔ مگر ہمارے لئے دنیا اتنی فراخ کر دی گئی کہ ڈر لگتا ہے کہیں ہماری نیکیوں کے بدلے اسی دنیا میں ہی نہ دے دیئے جائیں۔ پھر آپؓ رونے لگ پڑے اور کھانا نہیں کھایا۔ (بخاری کتاب الجنائز)

جب میں ان پوشاکوں اور خلعتوں کا سوچتا ہوں جو اس شہید احد کو رب العزت کے دربار میں عطا ہوئی ہونگی تو بے اختیار دل سے پھر یہ صدا بلند ہوتی ہے کہ آفرین صد آفرین۔ اے اسلام کے عظیم الشان بطل جلیل مصعبؓ بن عمیر تجھ پر آفرین! کہ تو نے خصوصاً نوجوانوں کے لئے اپنے خوبصورت نمونے سے، ماں باپ کی قربانی، مال و دولت کی قربانی، سادگی، وفا ایثار اور کامیاب دعوت الی اللہ کے شاندار سبق رقم کر کے دکھا دیئے۔

بنا کر دند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مکرم ریاض احمد ناصر ابڑو صاحب

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی یاد میں

اندرون سندھ تین اشخاص کو خدا نے احمدیت کی بھرپور رنگ میں خدمت کی توفیق عطا کی یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ تینوں بزرگوں کے نام ایک جیسے تھے۔

اول مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شکارپور، جیک آباد، سکھر تھے۔

دوم مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب ڈاہری امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ۔

سوم مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب تھے یہ تینوں بزرگ بلاشبہ احمدیت کا انمول خزانہ اور اثاثہ تھے جنہوں نے اپنے دور میں اندرون سندھ کی جماعتوں کی بے لوث خدمت کی توفیق پائی۔

مؤخرالذکر مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب اپنے پیچھے اپنے فرزند ارجمند مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو اپنا جانشین چھوڑ گئے جنہوں نے اپنا عرصہ امارت بڑی شان کے ساتھ چلایا اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ خلیفۃ المسیح اور افراد جماعت کی آنکھ کا تارا بن گئے۔ یوں تو مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب کے ساتھ خاکسار کی متعدد ملاقاتیں ہوتی رہتی تھیں۔ مگر یہ ملاقات اس وقت دوستی میں بدل گئی جب خاکسار کو 3 ستمبر 2007ء کو M.T.A کی ٹیم کے ساتھ میرپور خاص جانے کا اتفاق ہوا وہاں پر صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے سندھی میں پروگرام ریکارڈ کروانے تھے۔

چنانچہ شام 7 بجے جیسے ہی M.T.A کی ٹیم میرپور خاص پہنچی مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب نے ہمارا استقبال کیا شام کا کھانا ایک ہوٹل پر تھا جہاں پر وہ خود بھی تشریف لائے اور ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ اگلے روز ناشتہ بھی اکٹھے کیا مورخہ 5 ستمبر کو خاکسار نے مکرم صدیقی صاحب سے از راہ مزاح عرض کیا کہ جب سے آئے ہیں ہم ہوٹل کے مہمان بنے ہوئے ہیں آخر کب تک؟ مسکرا کر جواب دیا کہ آج دوپہر کو میرے گھر میں ہی آپ سب کی دعوت ہے۔ چنانچہ وہ دعوت پُرتکلف تھی لیکن آپ اپنی مصروفیات کی وجہ سے اس میں ہمارے ساتھ شامل نہ ہو سکے۔

مورخہ 6 ستمبر 2007ء کو ہم سب ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ناشتہ کر رہے تھے خاکسار ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا اچانک فون کی گھنٹی بجی فون اٹھایا کراچی سے ایک احمدی دوست اپنی بیماری کا حال احوال بتا رہے تھے جیسے ہی اس دوست نے بتایا کہ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ دل کا بائی پاس اپریشن نہیں ہوگا بلکہ تمام رپورٹیں مثبت ہیں تو ڈاکٹر صاحب یہ سن کر بے حد خوش ہوئے فون کرنے والے کو مبارک باد دی اور ساتھ ہی بے تکلفی سے کہا اچھا اس خوشی میں واپسی پر انبالہ سویٹ ہاؤس کراچی سے دو ٹوکرے مٹھائی کے لے کر آنا۔ مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔

مجلس مشاورت 2008ء کو ربوہ میں ایوان محمود میں ملاقات ہوئی بہت خوش ہوئے تقریباً 10 تا 15 منٹ تک خاکسار کے ساتھ دوستانہ رنگ میں بات چیت کرتے رہے یہ ہماری آخری ملاقات ثابت ہوئی۔

مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب کا وجود انسانیت کے لئے ایک سایہ دار درخت کی مثل تھا وہ دکھی انسانیت کے مسیحا تھے اسے ہر وقت صرف یہی خواہش تھی کہ انسانیت کی خدمت کروں بلاشبہ ایسے وجود سالوں بعد کسی قوم اور ملت کو نصیب ہوا کرتے ہیں۔

اے میرپور خاص کی سرزمین تو گواہ رہنا کہ یہ احمدیت کا علمبردار خلافت کا فدائی شیدائی جاں نثار ہر وقت دکھی انسانیت کے لئے تڑپتا رہا وہ وجود ہر وقت دن ہو یا رات ہو اپنا آرام تج کر کے اوروں کو راحت پہنچایا کرتا تھا آج اپنے ہی ملک میں اپنے ہی شہر میں اس بے باکی کے ساتھ اسے خون میں نہلایا گیا آخر کیوں اس کا کیا قصور تھا؟

میں جب ڈاکٹر صدیقی صاحب کی شہادت پر غور کرتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں خلافت احمدیہ کی دوسری صدی جیسے ہی شروع ہوئی تو اس کے لئے ایک اعلیٰ وجود خدا نے اس قربانی کے لئے چنا۔ ؎

یہ سراسر فضل و احسان ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

آپ کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع تھا اپنے علاقہ میں بھی آپ ہردلعزیز تھے علاقہ کے سرکردہ زمینداروں سے بھی بہت اچھے تعلقات تھے بعض اوقات سیرۃ النبیؐ کے پروگرام ان کے ہاں بھی رکھا کرتے تھے کھانے پینے کا انتظام وہ دوست احباب خود کر لیا کرتے تھے۔

اکثر مقامات پر ڈاکٹر صدیقی صاحب میڈیکل کیمپ اپنے خرچ پر لگایا کرتے تھے متعدد بار ہمارے ضلع نوشہرو فیروز قمر آباد میں بھی میڈیکل کیمپ لگائے ان کی زندگی بہت مصروفیات کی حامل تھی لیکن پتہ نہیں وہ کیسے ٹائم نکال لیا کرتے تھے شاید ہی کوئی مرکز سلسلہ ربوہ میں کوئی میٹنگ ہو اور وہ آپ نے اٹینڈ نہ کی ہو ہر وقت دینی پروگرام کو اولیت دیتے تھے۔

آپ کی نصیحت کا انداز نرالا تھا اچانک کسی دن میرپور خاص کی جماعت میں فجر کی نماز پر حاضر ہو جایا کرتے تھے سست افراد کو ہر وقت یہ فکر لاحق رہتی کہ یار خیال رکھنا کہیں ڈاکٹر صدیقی صاحب نہ آ جائیں اور ہمیں نماز فجر میں غیر حاضر نہ پائیں حالانکہ آپ کسی کو کچھ نہیں کہتے تھے صرف اتنا کہتے کہ یار میرا فلاں دوست آج فجر کی نماز میں حاضر نہیں خیریت تو ہے ضلع میرپور خاص کی 38 سے زائد جماعتیں ہیں کمزور اور سست جماعتوں کو اس طرح ظاہری رنگ میں بیدار کیا کرتے تھے۔

آخر میں دعا ہے کہ مولیٰ کریم مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے ان کی قربانی کو قبول کرتے ہوئے ان کے خون کے قطروں کے برابر اس خطہ میں احمدی جاں نثار پیدا کر دے جو کہ اپنا خون دے کر شجر احمدیت کی آبیاری کرنے والے ہوں اور مسیح موعود کے پیغام کو پھیلانے والے ہوں۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

میرے نسبتی بھائی مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب

بعض ایسے بھی بزرگ ہوتے ہیں جن کی یاد ہمیشہ دلوں میں تازہ رہتی ہے ان میں میرے ہم زلف مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب ہیں بڑے ہونے کے ناطے سے میرے ساتھ خاص شفقت سے پیش آتے جیسے ان کا حقیقی بھائی ہوں۔ آپ مکرم مرزا سلطان محمد بیگ صاحب اور محترمہ محمدی بیگم صاحبہ کے ہاں ایک گاؤں پٹی میں 12/اپریل 1909ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا رشتہ حضرت مسیح موعود کے خاندان سے بھی ملتا ہے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے آبائی گاؤں میں ہی حاصل کی۔ آپ کے والد صاحب مکرم مرزا سلطان محمد بیگ صاحب فوج میں رسالدار تھے۔ والد صاحب کی ریٹائرمنٹ کے بعد عارف والا میں زرعی زمین ملی۔

مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب نے کئی خواب دیکھنے کے بعد اپنے والد صاحب سے پوچھ کر قادیان جا کر 1932ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی۔ آپ کی والدہ محترمہ اور خاندان والوں نے کوئی مخالفت نہیں کی۔ 1947ء میں آپ اپنے اہل وعیال کے ساتھ چک نمبر 165/EB عارف والا آ گئے۔ محترم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب نے احمدیت اور خلافت کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھا۔

مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب کی شادی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب ابن مکرم مرزا دین محمد صاحب آف لنگروال نزد قادیان جو کہ رفیق حضرت مسیح موعود تھے کی بیٹی محترمہ اصغری بیگم صاحبہ کے ساتھ 1940ء میں ہوئی۔

محترمہ اصغری بیگم صاحبہ بہت ہی نیک دین دار مہمان نواز اور عبادت گزار خاتون تھیں آپ مورخہ 31/اگست 2002ء کو بعمر 80 سال وفات پا گئیں۔ آپ کی تدفین چک نمبر 165/EB میں آبائی قبرستان میں ہوئی۔ آپ کے والدین خاندان حضرت مسیح موعود اور خلافت سے خاص لگاؤ رکھتے تھے آپ نے اپنی ساس محترمہ محمدی بیگم صاحبہ کی دل و جان سے خدمت کی اور اس لئے محترمہ محمدی بیگم صاحبہ ان کے پاس ہی رہتی تھیں۔ عبادت گزار، مہمان نواز غریب پرور خاتون تھیں۔ خاکسار 1966ء میں اپنی اہلیہ جمیلہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوا ہمیں پیار دیا اور ساتھ 500 روپے کا نوٹ دیا۔ 95 سال کی عمر میں 1966ء میں وفات پا گئیں۔

مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب جلسہ سالانہ قادیان ہو یا جلسہ سالانہ ربوہ اپنے بچوں کے ساتھ جایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ اکثر خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے۔ جماعت کے علاوہ اپنے حلقہ احباب میں ہردلعزیز تھے عدل وانصاف کے لئے لوگ ان کے پاس آتے بارعب تھے لیکن غرباء کا بڑا خیال کرتے۔ گھوڑی پر مربعوں میں جایا کرتے۔ اپنے گھر میں ہی بیت الذکر بنائی ہوئی تھی۔ اپنے بچوں کو لے کر نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ جماعت کے عہدیدار جب بھی ان کے گھر آتے تو مہمانوں کی بڑی عزت اور خاطر و مدارت کرتے تھے۔ خاکسار اس وقت بہاولپور میں تھا۔ خاکسار کو ملنے بہاولپور بھی آتے رہے جماعتی کام کرتے دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔

آپ چند دن بیمار رہ کر 29 مارچ 1985ء میں اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ کا جنازہ محترم مربی صاحب ضلع ساہیوال نے پڑھایا۔ جنازہ میں دور ونزدیک کثرت سے احباب شریک ہوئے۔ ان کے آبائی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ اصغری بیگم صاحبہ کے علاوہ مندرجہ ذیل اولاد چھوڑی جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کے سب احمدیت کے پروانے ہیں۔ تین بیٹے مکرم مرزا پرویز بیگ صاحب جو کہ 11 مارچ 1993ء میں 47 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مکرم مرزا محمد فاروق بیگ صاحب محکمہ زراعت سے ڈپٹی ڈائریکٹر ریٹائر ہوئے۔ ایک بیٹا مکرم مرزا وقار بیگ صاحب جو کہ محکمہ کسٹم میں بطور افسر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ تین بیٹیاں ہیں ایک بیٹی محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ دوسری بیٹی زاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا اختر بیگ صاحب ملتان اور تیسری بیٹی محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب سمن آباد لاہور ہیں۔ بہت سے پوتے پوتیاں، نواسے، نواسیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب احمدی ہیں جو کہ مکرم مرزا سلطان محمد بیگ صاحب اور محترمہ محمدی بیگم صاحبہ کی نسل میں سے ہیں۔

احباب جماعت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ گلشن احمدیت سدا آباد رہے۔

مکرم عرفان احمد بٹ صاحب

میرے ابا جان مکرم ماسٹر منصور احمد بٹ صاحب

میرے پیارے ابا جان مکرم منصور احمد بٹ صاحب 27 فروری 2009ء کی شب فیصل آباد میں ایک پرائیویٹ ہسپتال میں بلڈ پلازمہ کی Treatment کے دوران مولائے حقیقی سے جا ملے۔

ابا جان ایک شفیق باپ، اچھے شوہر، ایماندار اور محنتی ٹیچر اور ملنسار وجود تھے۔ خلیفہ وقت سے والہانہ عشق تھا۔

ابا جان نہ صرف ایک اچھے استاد اور نافع الناس وجود تھے بلکہ جماعت کے لئے بھی مخلص تھے۔ آپ نے اپنی اولاد سے پیار کیا مگر احسن رنگ میں تربیت کی۔ لڑنے، جھگڑنے یا شکایت کی صورت میں ہمیشہ اپنے بچوں کی حوصلہ شکنی کی۔ غصہ نام کا بھی نہ تھا۔ گھر کے کام کاج میں باقاعدگی سے اپنی بیوی کا ہاتھ بٹاتے۔

ایک بار ابا جان ایک مالی بحران کی زد میں آ گئے لیکن آپ نے حوصلے اور صبر کے ساتھ وقت گزارا۔ آپ صابر اور شاکر تھے۔ سفید شلوار قمیص پہنتے۔ آپ نے آخری عمر تک سائیکل کی سواری کی۔ سکول میں بچوں کو محنت سے پڑھاتے اس لئے آپ ہر دلعزیز تھے۔ بہت سے غیر از جماعت ضرورتمند طلباء بغیر معاوضے کے ٹیوشن پڑھتے رہے۔ ابا جان گھر کا سودا سلف مہینہ بھر کا پہلے سے لے آتے۔ ادھار کو ناپسند کرتے اور کبھی لیا بھی تو مقررہ مدت کے اندر اندر ادا کر دیتے۔

ابا جان کے مورث اعلیٰ نور محمد بٹ نے 1750ء کے قریب کشمیر سے نامعلوم وجوہ کی بنا پر ہجرت کی اور آپ کی اولاد میں سے اکثر پنجاب اور کچھ سرحد کے علاقوں میں آباد ہوئے۔ نور محمد بٹ اہل سنت تھے اور ان کی گیارویں پشت میں میرے والد منصور احمد بٹ یکم اپریل 1942ء کو لاویری والا ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ابا جان کے والد محمد یوسف بٹ 1914ء میں پیدا ہوئے اور 1929ء میں مع اپنی والدہ حسین بی بی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مبارک ہاتھ پر بیعت کی (مدفون بہشتی مقبرہ)۔ ایک روایت کے مطابق ابا جان کے دادا غلام رسول بٹ بھی احمدی ہو چکے تھے۔ تاہم ابا جان کا ننھیال بہت پہلے احمدی ہو چکا تھا۔ ابا جان کے دادا قادیان دارالامان جاتے اور جماعتی کتب خریدتے اور الفضل بھی لگوائی اور الفضل کا بہت بڑا ذخیرہ سنبھال کر رکھا تھا۔

ابا جان نے پرائمری کی تعلیم اپنے گاؤں لاویری والا جبکہ میٹرک M.B.High School وزیر آباد سے کیا۔ ابا جان اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے اور بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے۔ دادا جان اکثر بیمار رہتے تھے اس لئے ابا جان پڑھائی کے ساتھ ساتھ گھر کا بھی سہارا بنے اور اپنی اولاد کے جوان ہونے تک تعاون کرتے رہے۔

ابا جان محکمہ تعلیم میں استاد مقرر ہوئے جس گاؤں تقرری ہوئی وہ بوجوہ جاری نہ رہ سکی۔ آپ ملازمت ترک کر کے پھر گاؤں واپس آ گئے۔ پھر جون 1962ء میں دارالنصر ربوہ میں کمیٹی کے سکول میں تقرری ہوئی اور بعد ازاں گورنمنٹ ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول سے 1999ء میں ریٹائر ہوئے۔

دوران سروس ابا جان نے پرائیویٹ F.A اور C.T کیا۔ ربوہ آنے سے قبل دادا جان نے ابا جان کو چند نصائح کیں یعنی سگریٹ وغیرہ ہرگز نہیں پینا، تاش نہیں کھیلنا، سینما بینی سے بچنا ہے اور تمہارے لئے نمونہ خلیفہ وقت ہوتا کہ ٹھوکر نہ لگے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ بالا نصائح پر ساری زندگی کاربند رہے۔

ابا جان بتاتے تھے کہ جب میں نیا نیا ربوہ آیا تو اس وقت حضرت مصلح موعود بیمار رہتے تھے میں جب بیت المبارک میں نماز کے لئے جاتا تو اکثر حضور اقدس کی صحت وسلامتی کے لئے دعائیں ہوتیں۔ تو اس روز ساری بیت سے دوران نماز رونے اور آہ وبکاہ کی آوازیں آتی تھیں اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو بہہ جاتے۔ آپ بتاتے تھے کہ اس وقت سے خلیفہ وقت کے مقام ومرتبہ کا علم ہوا۔ آپ شروع سے ہی صبح کی نماز پڑھتے، قرآن پاک پڑھتے۔ آپ والی بال کے اچھے کھلاڑی تھے۔

جب ابا جان نئے نئے آئے تو سب سے پہلے منتظم اطفال بنے اور چند روز بعد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ محلّہ بنے اور پھر تو ساری زندگی مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ شروع سے ہی لوگ ابا جان کے پاس گھریلو روزمرہ کے مسائل لے کر آتے اور آپ نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ تحمل سے بات سنتے۔ تشحیذ الاذہان کے کسی شمارے میں اطفال کے ساتھ وقار عمل کرواتے ہوئے تصویر بھی آئی۔

آپ کی شادی احمد نگر کے کشمیری گھرانے میں ہوئی۔ بیوی بھی پنجوقتہ نمازی اور انتہائی دعا گو ملیں جو حضرت میاں محمد عیسیٰ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور خواجہ محمد یوسف صاحب سابق کارکن بہشتی مقبرہ کی بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ ابا جان نے اپنی زندگی میں دارالامان قادیان کا بھی دیدار کر لیا اور بیماری کی حالت میں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء میں شامل ہوئے۔ ابا جان محلّہ کے قریباً 13 سال صدر رہے۔

آپ کے ایک شاگرد خاکسار سے ملے۔ انہوں نے بتایا کہ جب میں ربوہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے آیا تو ماسٹر صاحب نے مجھے میرے سگے والد سے زیادہ پیار کیا۔ میری ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تو ماسٹر صاحب مجھے کبھی کندھے پر یا کبھی سائیکل پر بٹھا کر سکول لے جاتے اور اپنی کرسی پر بٹھاتے اور گفتگو کے دوران آپ کی آنکھیں نم تھیں۔ ابا جان کی وفات پر آپ کے اسی شاگرد نے کہا کہ آج میں یتیم ہو گیا ہوں۔

کئی بار ایسا ہوا کہ ابا جان جب کبھی سفر پر جاتے تو آپ کے شاگرد سیٹ چھوڑ دیتے اور کرایہ ادا کر دیتے۔ ایک بار ابا جان کسی کے ساتھ موٹر سائیکل پر نزدیکی گاؤں گئے۔ رستہ میں وہ صاحب پٹرول پمپ سے پٹرول لینے لگے تو پٹرول پمپ والے نے محض ابا جان کی وجہ سے ان صاحب سے پیسے نہ لیے۔

ایک صاحب جو غیر احمدی تھے ابا جان کے پاس آئے اور کہا کہ میں قرآن شریف نہیں پڑھا ہوا اگر آپ پڑھا دیں تو میں آ جایا کروں۔ ابا جان نے کہا ہاں اور پھر باوجود مصروفیت کے قرآن پاک باقاعدگی سے پڑھایا اور مکمل کروایا۔ ابا جان کی ریٹائرمنٹ کے بعد سکول میں ایک یادگاری بورڈ نصب کیا گیا جس پر آپ کا نام لکھا گیا جو آپ کی دیانتدارانہ پڑھانے کی ترجمانی کرتا تھا۔

ایک غیر احمدی ٹیچر جن کا تبادلہ ابا جان کی ریٹائرمنٹ کے بعد ہوا۔ ایک دن ابا جان کسی کام سے سکول گئے۔ جب ان ٹیچر سے تعارف ہوا تو اس ٹیچر نے کہا کہ میں نے آپ کی نیک نامی اور شہرت کا اتنا سنا تھا کہ مجھے خواہش ہوئی کہ منصور احمد بٹ ہے کون؟ اس سے ملا جائے۔

ابا جان سکول اسمبلی سے قریباً آدھ گھنٹہ پہلے جاتے اور یہ آپ کی روٹین تھی۔ ایک بار آپ لیٹ ہو گئے اور جب سکول پہنچے تو PTI صاحب نے بتایا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ منصور بٹ کبھی لیٹ نہیں ہوا۔ آج اللہ خیر ہی کرے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ابا جان ایک نجی سکول سے وابستہ ہو گئے اس کا سارا انتظام آپ کے سپرد تھا جب آپ سکول سے وابستہ ہوئے اس وقت سکول کی تعداد کل 55 تھی اور کئی سال سے اتنی ہی چلی آ رہی تھی۔ لیکن آپ کی کاوشوں سے طلباء کی تعداد 250 سے بھی تجاوز کر گئی۔

ایک عورت گھر آئی اس نے کہا کہ آپ کے والد پرنسپل ہیں (اس وقت ابو جان ہسپتال میں داخل تھے بوجہ بیماری اور پرائیویٹ سکول سے منسلک تھے) میں نے جماعت سے بچے کا وظیفہ لگوانا تھا تو وہ تصدیق کر دیں۔ جب انہیں پتا چلا کہ آپ بیمار ہیں تو وہ رو پڑیں اور کہا کہ میرے بیٹے کے پاس یونیفارم نہیں تھی تو آپ کے والد نے بچے کو دو یونیفارم لا کر دیئے تھے۔

ابا جان کی ریٹائرمنٹ کے بعد محکمہ تعلیم کی طرف سے ایک نگرانی کمیٹی بنائی جاتی تھی جس کا کام سکول میں اساتذہ کی نگران تھا کہ بچوں کو پڑھاتے ہیں کہ نہیں (بعد میں محکمہ نے ملتوی کر دیا) اس وقت ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول کے تمام اساتذہ ابا جان کے نام پر متفق ہوئے۔

خاکسار نے کچھ عرصہ پہلے الفضل بند کروا کر ایک ہفت روز رسالہ لگوایا۔ ابا جان نے وفات سے کچھ روز قبل سخت تاکید کی کہ رسالہ بند کروا کر الفضل لگواؤ کیونکہ جو الفضل کا مقام ہے وہ کسی اور کا نہیں۔ خاکسار نے رسالہ تو بند کروا دیا لیکن الفضل لگوانا بھول گیا۔ ابا جان نے پھر تاکید کی۔ آپ کی وفات کے تین دن بعد دوبارہ الفضل لگوائی۔

ایک مرتبہ محلّہ والوں کے ساتھ ابا جان دعوت الی اللہ پر گئے تو وہاں لوگوں نے ابا جان کی خوب خاطر تواضع کی۔ واپسی پر وفد کے لوگوں نے کہا کہ ماسٹر صاحب کو آئندہ ہر وفد کے ساتھ ضرور لے کر جانا ہے۔ ان کی تو واقفیت ہی بہت زیادہ ہے۔

دعا ہے کہ ہمارے پیارے والد کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے پیاروں میں رکھے اور ان کے نیک اعمال اور نصائح پر عمل کرنے کی آپ کی ساری اولاد کو توفیق دے۔ آمین

ابن بطوطہ

مشہور سیاح اور مؤرخ ابن بطوطہ 1314ء میں مراکش کے شہر طنجہ میں ایک معمولی گھرانے میں پیدا ہوا۔ ایک مقامی مدرسہ میں دینی تعلیم کے علاوہ ادب، تاریخ اور جغرافیہ کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد 21 برس کی عمر میں پہلا حج کیا اور اس کے شوق سیاحت نے اس کو افریقہ کے علاوہ روس سے ترکی تک پہنچایا۔ جزائر شرق الہند اور چین کی سیاحت کی۔ عرب، ایران، عراق، شام، فلسطین، افغانستان اور ہندوستان کی سیر کی۔ چار مرتبہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوا۔

ابن بطوطہ جب برصغیر ہندوستان آیا۔ تو محمد تغلق سریر آرائے سلطنت تھا اس نے اس کی بڑی آؤ بھگت کی اور قاضی کے معزز عہدہ پر سرفراز کیا۔ یہیں سے ایک سفارتی مشن پر اسے چین جانے کا موقعہ ملا۔ غرضیکہ 28 سال کی مدت میں اس نے پچھتر ہزار میل کا سفر کیا۔

آخر میں فارس کے بادشاہ ابوحنان کے دربار میں آیا اور اس کے کہنے پر اپنے سفرنامے کو کتابی شکل دی۔ اس کتاب کا نام ''عجائب الاسفار فی غرائب الدیار'' ہے۔ جس میں ابن بطوطہ کے سفر کے دلچسپ واقعات درج ہیں۔ یہ کتاب ان ممالک کے تاریخی اور جغرافیائی حالات کا ایک نادر مجموعہ ہے۔

ابن بطوطہ نے 1388ء میں 73 سال کی عمر میں انتقال کیا۔ (مرسلہ: مکرم قریشی محمد کریم صاحب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

دفتر اول میں شمولیت

۞ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے دفتر اول تحریک جدید کے مالی نظام میں شامل ہونے والے بزرگوں کو تاابد یادرکھنے کے لئے ان کے ورثاء کو فرمایا:

''ان کا حق ہے کہ اگلی نسلوں میں ان کا نام عزت سے لیا جائے اور ان کا حق ہے کہ ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے۔''

(انیس سالہ کتاب صفحہ 29)

اس کے تسلسل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا۔

''میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر (دفتر اول) قیامت تک جاری رہے جو لوگ ایک دفعہ (دین حق) کی مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر (دفتر اول) کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔'' (خطبات طاہر جلد اول صفحہ 255)

دفتر اول کے بزرگوں کی اولادیں خصوصیت سے اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنی مالی قربانیوں سے ان کو تاقیامت جاری رکھیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم اسرار احمد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ راشدہ خانم صاحبہ بنت مکرم عبدالصمد صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی برکت ربوہ مورخہ 9 مارچ 2010ء کو بوجہ برین ہیمبرج 30 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ مورخہ 11 مارچ کو بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم جاوید احمد جاوید صاحب صدر محلہ دارالعلوم شرقی برکت ربوہ نے دعا کروائی۔ موصوفہ کو لجنہ اماء اللہ مقامی میں رضاکارانہ خدمت کا موقع ملا اس کے علاوہ اپنے حلقہ میں بھی مختلف عہدوں پر خدمت کر رہی تھیں۔ مرحومہ غریبوں کی بہت ہمدرد، نہایت صفائی پسند، علم کی طلب رکھنے والی اور بہت مہمان نواز تھیں۔ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں باقاعدگی سے خطوط لکھتیں اور جب جواب آتا تو اس کو لیمینیشن فائل میں محفوظ کر لیتیں۔ سال کے پہلے مہینے میں ہی سارے سال کا چندہ باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ، بہن بھائیوں اور خاکسار کے علاوہ ایک بیٹا فارس احمد بعمر ڈیڑھ سال سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد یوسف صاحب بقاپوری اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم انجینئر محبوب احمد ادریس صاحب بقاپوری کینیڈا کی خوشدامن محترمہ محمودہ خلیل صاحبہ اہلیہ ثانی مکرم مولانا الحاج محمد ابراہیم خلیل صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ فری ٹاؤن، اٹلی، بعمر 76 سال مورخہ 2 مارچ 2010ء کو ڈنمارک میں بعارضہ قلب انتقال کر گئیں۔ ان کا جسد خاکی ڈنمارک سے ربوہ لایا گیا اور مورخہ 7 مارچ 2010ء کو بعد نماز مغرب ان کی نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے کرائی۔ مرحومہ اپنے خاوند کے ساتھ 6 سال سیرالیون میں مقیم رہیں اور بطور صدر لجنہ اماء اللہ کام کیا۔ بعد ازاں ربوہ میں قیام پذیر ہوئیں اور یہیں پر مولانا کی وفات 1975ء میں ہوئی۔ وفات کے وقت بچے چھوٹے تھے۔ مگر آپ نے محض اللہ کے فضل سے تن تنہا بچوں کی پرورش کی۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے، تین بیٹیاں اور 40 نواسے نواسیاں پوتے، پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کا تعلق کھاریاں ضلع گجرات سے تھا۔ مرحومہ نہایت تقویٰ شعار، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور قرآن کی عاشق اور تہجد گزار تھیں۔ نہایت خوش اخلاق اور مہمان نواز تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے خصوصی محبت تھی آپ تقریباً بارہ سال سے اپنے بیٹوں مکرم طارق خلیل صاحب اور مکرم ناصر خلیل صاحب کے پاس ناروے میں مقیم تھیں اور وفات سے ڈیڑھ ماہ پہلے اپنی بیٹی مکرمہ رشیدہ سلیمان صاحبہ کے پاس ڈنمارک گئی ہوئی تھیں۔ جہاں ان کی نواسی کی شادی تھی۔ ان کی تمام اولاد ناروے، ڈنمارک، جرمنی اور کینیڈا میں مقیم ہے۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم ناصر احمد ظفر صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد تقریباً 100 سال کی عمر پا کر کچھ عرصہ ہسپتال میں زیر علاج رہ کر مورخہ 25 فروری 2010ء کو کراچی میں 8 بجے شام وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 28 فروری کو بیت المبارک ربوہ میں محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم نے خود 1926ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر دستی بیعت کی نیز تمام خلفائے احمدیت سے ذاتی تعلقات رکھتے تھے۔ مرحوم شروع سے ہی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور مقامی جماعت چھور 117 سانگلہ ہال میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے اور امام الصلوٰۃ کے علاوہ عرصہ تقریباً 8 سال تک جماعت کے صدر بھی رہے۔ جوانی سے ہی پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ مکرم منصور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن کے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم سٹیشن ماسٹر نے انہی کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ مرحوم کو مجلس انصار اللہ کے علمی اور تعلیمی امتحانات میں سالہا سال تک اول اور دوم آنے کا شرف حاصل رہا اور خلفائے احمدیت کے ہاتھوں انعامات لیتے رہے۔ مرحوم جماعت احمدیہ کے معروف شاعر بھی تھے جن کا ایک مجموعہ ''بہار جاوداں'' کے نام سے چھپ چکا ہے۔ آپ کا ایک بیٹا عزیزم محمد الیاس عارف 1974ء میں ٹیکسلا میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گیا۔ آپ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کے نانا اور مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے وکیل التصنیف تحریک جدید کے سمدھی تھے۔ آپ کی اولاد میں 4 بیٹے خاکسار، مکرم محمد ادریس عابد صاحب صدر سٹیل ٹاؤن کراچی، مکرم محمد اسحٰق ساجد صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ سکار برو کینیڈا، مکرم محمد یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری نیشنل جرمنی اور 5 بیٹیاں محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مرحوم مورخ احمدیت، مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا مرتضیٰ بیگ صاحب لندن، مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغفور ناصر صاحب کینیڈا، مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم پیر رفیق احمد صاحب کراچی اور مکرمہ عطیہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم طارق مسعود علوی صاحب مرحوم کراچی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کے بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنا قرب عطا فرماوے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم رانا عبدالکریم صاحب سابق صدر حلقہ وحدت کالونی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم شیخ لیاقت حسین صاحب صدر حلقہ سول لائن لاہور کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالباسط سنوری صاحب سخت بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم محمد حفیظ قریشی صاحب دفتر دارالذکر لاہور کی اہلیہ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ بیمار ہیں چل پھر نہیں سکتیں۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم مشہود احمد صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ سیدہ امۃ السلام طاہرہ صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری منصور احمد مبشر صاحب بنگالی گزشتہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں اور اس وقت فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ صحت وکاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین

۞ مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب اور مکرم عبدالمنان صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور طویل عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سابق نائب زعیم اعلیٰ حلقہ سبزہ زار لاہور کی اہلیہ محترمہ شاہدہ اشفاق صاحبہ طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

۞ مکرمہ نصیرہ نصرت صاحبہ بنت ناصر احمد مہار صاحب وصیت نمبر 37139 نے رحمٰن کالونی ربوہ سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے ہی ان کا دفتر ہذا سے رابطہ نہیں ہے۔ براہ کرم اگر یہ خود یا ان کے عزیز یہ اعلان پڑھیں تو دفتر وصیت سے رابطہ کر کے ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اشاعت الفضل میں تعاون کریں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

26 مارچ 2010ء

1:30 am	فیتھ میٹرز
2:35 am	ترجمۃ القرآن
3:25 am	گلشن وقف نو
5:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اور خبر نامہ
5:20 am	تلاوت
5:35 am	یسرنا القرآن
5:55 am	ان سائٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6:30 am	لقاء مع العرب
7:50 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8:30 am	تاریخی حقائق
9:15 am	ترجمۃ القرآن
10:05 am	جلسہ سالانہ امریکہ 2006ء
11:05 am	تلاوت ، درس حدیث ، ان سائٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12:05 pm	گلشن وقف نو
1:10 pm	فرنچ کلاس
1:35 pm	سرائیکی سروس
2:20 pm	سوال و جواب
2:55 am	انڈونیشین سروس
3:55 am	سیرت صحابیات رسول ﷺ
5:00 am	تلاوت، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:05 pm	درس حدیث
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	سیرت صحابیات رسول ﷺ
9:00 pm	خبرنامہ
9:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مارچ 2010ء
10:25 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2006ء
11:05 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	Shotter Shondhane

27 مارچ 2010ء

12:30 am	عربی سروس
1:30 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26۔ مارچ 2010ء
3:25 am	علماء ھم
4:15 am	سوال و جواب
5:05 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اور خبر نامہ
5:35 am	تلاوت ، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:45 am	لقاء مع العرب
7:50 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اور خبر نامہ
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مارچ 2010ء
9:25 am	راہ ھدیٰ
11:00 am	تلاوت ، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
11:55 am	جلسہ سالانہ یوکے 2006ء
1:00 pm	سوال و جواب
2:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26۔ مارچ 2010ء
3:25 pm	انڈونیشین سروس
4:20 pm	فرنچ سروس
5:25 pm	تلاوت اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
5:50 pm	انتخاب سخن Live
6:20 pm	Shotter Shondhane
7:50 pm	گلشن وقف نو
9:00 pm	خبرنامہ
9:15 pm	راہ ھدیٰ Live
10:45pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	درس حدیث
11:30 pm	Shotter Shondhane

28 مارچ 2010ء

1:05 am	عربی سروس
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	گلشن وقف نو (لجنہ) کلاس
3:15 am	راہ ھدیٰ
4:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26۔ مارچ 2010ء
5:55 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اور خبر نامہ
6:25 am	یسرنا القرآن
6:40 am	تلاوت
6:50 am	لقاء مع العرب
7:55 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اور خبر نامہ
8:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مارچ 2010ء
9:30 am	فیتھ میٹرز
10:30 am	آئل پینٹنگ
11:00 am	تلاوت، درس حدیث
11:25 am	گلشن وقف نو
12:25 pm	فیتھ میٹرز
1:30 pm	ایم ۔ٹی ۔اے ورائٹی
2:00 pm	جلسہ سالانہ امریکہ 2006ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سپینش سروس
5:10 pm	تلاوت اور درس حدیث
5:25 pm	یسرنا القرآن
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26۔ مارچ 2010ء
6:55 pm	Shotter Shondhane
8:30 pm	گلشن وقف نو (اطفال) کلاس
9:30 pm	خبرنامہ
9:40 pm	فیتھ میٹرز
10:45 pm	یسرنا القرآن
11:10 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	Shotter Shondhane

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے راولپنڈی اور اسلام آباد کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

لان کی نئی اور زبردست ورائٹی دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
ریلوے روڈ ۔ ربوہ
047-6212310

خوشخبری
سکائی ویز کی فخریہ پیشکش
لاہور / چنیوٹ / ربوہ
7APV سٹر وین سروس
براستہ موٹروے دوگھنٹہ پہنچ (انشاء اللہ) ٹائم: ہر گھنٹے بعد روانگی
رابطہ: سکائی ویز بکر منڈی بند روڈ، لاہور
فون: 042-37470242 موبائل: 0300-4342602

ربوہ میں طلوع و غروب 19۔ مارچ	
طلوع فجر	4:48
طلوع آفتاب	6:12
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	6:21

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
BAGS دولت
0333-6708827 ملک مارکیٹ ۔ ریلوے روڈ ربوہ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
رہائش: 6214840
فون دکان: 6212837
اقصیٰ روڈ ربوہ

FD-10